BACKGROUNDERS
Press Information Bureau
Government of India

غیر ملکی عطیات کے ضوابط سے متعلق ایکٹ

شفافیت، خود مختاری اور جمہوری احتساب

اکثر پوچھے جانے والے سوالات (ایف اے کیوز)

سوال: غیر ملکی عطیات کے ضوابط سے متعلق ایکٹ (ایف سی آر اے) کیا ہے؟

غیر ملکی عطیات کے ضوابط سے متعلق ایکٹ (ایف سی آر اے) ایک ایسا قانون ہے جو اس بات کو منضبط کرتا ہے کہ قانون میں متعین کردہ 'غیر ملکی ذرائع' سے حاصل ہونے والے غیر ملکی عطیات کو کس طرح قبول کیا جائے اور ان کا استعمال کیسے کیا جائے۔ غیر ملکی عطیات میں کوئی شے، کرنسی یا غیر ملکی سیکیورٹی شامل ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، ایسے عطیات سے حاصل ہونے والی مخصوص آمدنی بھی اس کے دائرے میں آتی ہے۔

وزارت داخلہ (ایم ایچ اے) کے زیر انتظام یہ قانون تین اہم امور کا تعین کرتا ہے: کون غیر ملکی عطیات وصول کر سکتا ہے اور کن شرائط کے تحت؛ اس رقم کو کس طریقے سے وصول کیا جائے، اس کا حساب کتاب کیسے رکھا جائے اور اس کی اطلاع کیسے دی جائے؛ نیز غیر ملکی مالی اعانت سے چلنے والی ایسی مخصوص سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کرتا ہے جو بھارت کی خود مختاری، سلامتی یا امن عامہ کو متاثر کر سکتی ہیں۔ اس قانون کی ابتدا 1976 میں ہوئی تھی اور بعد میں وقتاً فوقتاً ترامیم کے ذریعے اسے مزید مستحکم بنایا گیا۔ 1976 کے قانون کی جگہ 2010 میں ایک نیا قانون نافذ کیا گیا، جس میں بعد ازاں 2016، 2018، 2020 اور اب 2026 میں ترامیم کی گئی ہیں۔

سوال: کیا ایف سی آر اے غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کو غیر ملکی عطیات وصول کرنے سے روکتا ہے؟

نہیں۔ ایف سی آر اے غیر ملکی عطیات وصول کرنے پر کوئی عمومی پابندی عائد نہیں کرتا۔ یہ اہل تنظیموں کو رجسٹریشن یا پیشگی اجازت حاصل کرنے کے بعد غیر ملکی عطیات وصول کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم، ان تنظیموں کے لیے ضروری ہے کہ وہ مقررہ طریقہ کار کے مطابق یہ عطیات وصول کریں، ان کا استعمال کریں اور ان کی تفصیلات پیش کریں۔

بہت سے جمہوری ممالک نے بھی غیر ملکی مالی اعانت یا بیرونی اثر و رسوخ کے حوالے سے شفافیت اور جواب دہی کو بہتر بنانے کے لیے قوانین متعارف کرائے ہیں۔ ان میں امریکہ کا فارا، آسٹریلیا کا فٹس، برطانیہ کا فرس اور کینیڈا کا فِٹّا شامل ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی بین الاقوامی سطح پر 'پابندی' قرار نہیں دیا جاتا۔ ان قوانین کا دائرہ کار اور قانونی ڈھانچہ ہر ملک میں مختلف ہے، تاہم یہ سب اس مشترکہ تشویش کی عکاسی کرتے ہیں کہ سرحد پار سے آنے والی مالی اعانت اور اثر و رسوخ کے معاملات شفاف ہونے چاہئیں اور ان کے لیے مناسب حفاظتی انتظامات ہونے چاہئیں۔

سال 25-2024 میں تقریباً 16,200 تنظیمیں فعال طور پر رجسٹرڈ تھیں اور انہیں تقریباً 22,963 کروڑ روپے کے غیر ملکی عطیات موصول ہوئے۔ یہ اعداد و شمار اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ اس قانون کے تحت عطیات وصول کرنے پر کوئی عمومی پابندی عائد نہیں ہے۔ اس قانون کو سول سوسائٹی کے وجود میں آنے یا کام کرنے کی اجازت دینے والے نظام کے بجائے غیر ملکی سرپرستی میں انجام دی جانے والی سرگرمیوں کی رجسٹریشن اور ان کی تفصیلات ظاہر کرنے کے نظام کے طور پر سمجھنا زیادہ مناسب ہے۔

سوال: ایف سی آر اے کے بنیادی مقاصد کیا ہیں؟

ایف سی آر اے چند مستقل اصولوں پر مبنی ہے۔

- **شفافیت**: غیر ملکی عطیات وصول کرنے والی ہر تنظیم کے لیے رجسٹریشن کرانا، قابل تصدیق بینکنگ ذرائع سے رقم وصول کرنا اور موصول ہونے والی رقم، عطیہ دہندگان اور عطیات کے مقاصد کی تفصیلات ظاہر کرنا لازمی ہے۔
- **جواب دہی**: عطیات وصول کرنے والی تنظیموں کو ہر سال آڈٹ شدہ گوشوارے آن لائن جمع کرانے ہوتے ہیں۔

- **خود مختاری :** بیرون ملک سے ملنے والے ایسے عطیات کو ضابطے کے تحت لایا جاتا ہے جو بھارت کی خود مختاری، جمہوری اداروں، انتخابی عمل، امن عامہ یا قومی سلامتی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔
- **جائز سرگرمیوں کو فروغ :** تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، غربت کے خاتمے، قدرتی آفات سے راحت، ثقافتی تبادلے، سائنسی تحقیق اور ماحولیاتی کاموں کے شعبوں میں جائز بین الاقوامی تعاون بلا رکاوٹ جاری رہتا ہے۔
- **عوام کا اعتماد :** جب شہریوں کو معلوم ہوتا ہے کہ غیر ملکی مالی اعانت کی رجسٹریشن کی گئی ہے، اس کی تفصیلات ظاہر کی گئی ہیں اور اس کا آڈٹ ہوا ہے تو اس سے رضاکارانہ شعبے اور خود ان تنظیموں پر عوام کا اعتماد بڑھتا ہے۔

سوال: ایف سی آر اے کے نفاذ کے بعد سے اس قانون میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟

بھارت نے 1976 میں پہلی بار ایف سی آر اے نافذ کیا تھا۔ 1984 کی ترمیم کے ذریعے غیر ملکی مالی اعانت حاصل کرنے والی تمام غیر سرکاری تنظیموں کے لیے وزارت داخلہ میں رجسٹریشن لازمی قرار دی گئی۔ موجودہ ایف سی آر اے، 2010 نے 1976 کے قانون کی جگہ لی اور اس میں ضابطوں کی تعمیل سے متعلق مزید مستحکم التزامات شامل کیے گئے۔

2020 کی ترمیم کے تحت عہدیداران کے لیے آدھار/پاسپورٹ کے ذریعے شناخت کی تصدیق لازمی قرار دی گئی، غیر ملکی عطیات کی وصولی کے لیے اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی نئی دہلی شاخ میں ایک مخصوص اکاؤنٹ لازمی کیا گیا، عطیات کو آگے کسی دوسری تنظیم کو منتقل کرنے پر پابندی عائد کی گئی، انتظامی اخراجات کی حد 50 فیصد سے گھٹا کر 20 فیصد کر دی گئی اور معطلی کی مدت میں اضافہ کیا گیا۔

2022 کے ضوابط کے تحت بیرون ملک مقیم رشتہ داروں سے حاصل ہونے والے عطیات کی حد ایک لاکھ روپے سے بڑھا کر 10 لاکھ روپے کر دی گئی۔ 2024-25 کے ضوابط کے تحت انتظامی اخراجات کے لیے مختص کی گئی مگر خرچ نہ ہونے والی رقم کو آئندہ مدت میں استعمال کے لیے آگے لے جانے کی اجازت دی گئی اور تجدید کے لیے درکار دستاویزات کو مزید سخت بنایا گیا۔ ان تمام اصلاحات کا بنیادی مقصد ایک ہی رہا ہے، یعنی زیادہ شفافیت، مضبوط جواب دہی اور بہتر نظم و نسق کو یقینی بنانا۔

سوال: عملی طور پر ایف سی آر اے کے تحت رجسٹریشن کا طریقہ کار کیا ہے؟

غیر ملکی عطیات وصول کرنے کی خواہش مند کسی بھی تنظیم کو یا تو ایف سی آر اے کے تحت رجسٹریشن حاصل کرنا ہوتی ہے، جو کم از کم تین سال سے کام کر رہی تنظیموں کے لیے دستیاب ہے، یا پھر کسی مخصوص منصوبے کے لیے پیشگی اجازت حاصل کرنی ہوتی ہے۔ دونوں طریقوں کے لیے شناخت کی تصدیق، مجوزہ سرگرمیوں کی تفصیلات اور عہدیداران کی معلومات فراہم کرنا ضروری ہے۔

تمام غیر ملکی عطیات سب سے پہلے اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی نئی دہلی مین برانچ میں کھولے گئے ایک مخصوص ایف سی آر اے اکاؤنٹ میں جمع ہونے چاہئیں۔اس سے تمام عطیات کی وصولی کا ایک ایسا مرکزی ذریعہ قائم ہوتا ہے جس کا آڈٹ کیا جاسکتا ہے۔اس اکاؤنٹ سے رقم کو جائز پروگراموں اور سرگرمیوں پر خرچ کرنے کے لیے دیگر عملی اکاؤنٹس میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔

رجسٹریشن کے سرٹیفکیٹ پانچ سال کے لیے کارآمد ہوتے ہیں اور ان کی تجدید لازمی ہے۔تجدید کے مرحلے پر متعلقہ تنظیم کی جانب سے قانون کی پیروی کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔

سوال: ایف سی آر اے کے تحت رجسٹرڈ تنظیموں کے لیے مالیاتی نظم وضبط سے متعلق کیا تقاضے ہیں؟

تنظیموں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان مقاصد کا اعلان کریں جن کے لیے وہ غیر ملکی عطیات وصول کر رہی ہیں اور اس رقم کو انہی اعلان کردہ مقاصد کے لیے خرچ کریں۔

سالانہ موصول ہونے والے غیر ملکی عطیات کا زیادہ سے زیادہ 20 فیصد حصہ ہی انتظامی اخراجات پر خرچ کیا جاسکتا ہے، جبکہ باقی 80 فیصد رقم ان سرگرمیوں پر خرچ کرنا ضروری ہے جن کے لیے یہ مالی اعانت حاصل کی گئی ہے۔

ہر رجسٹرڈ تنظیم کے لیے فارم ایف سی- 4 میں سالانہ گوشوارہ جمع کرانا لازمی ہے۔اس میں موصول ہونے والی رقم کی مکمل آڈٹ شدہ تفصیلات، عطیہ دہندگان کی شناخت، ہر عطیہ دہندہ سے حاصل ہونے والی رقم اور اس رقم کے استعمال کی تفصیلی معلومات شامل ہونی چاہئیں۔یہ گوشوارے حکومت کے آن لائن ایف سی آر اے پورٹل https://fcraonline.nic.in/ پر جمع کرائے جاتے ہیں، جس سے ایک ایسا ڈیٹا بیس تیار ہوتا ہے جس میں تلاش کی جاسکتی ہے اور جسے ہر سال تازہ ترین معلومات کے ساتھ اپ ڈیٹ کیا جاتا ہے۔

سوال: ایف سی آر اے کے تحت کن سرگرمیوں کے لیے غیر ملکی عطیات استعمال کیے جاسکتے ہیں؟

بھارتی معاشرے کے تقریباً تمام شعبوں میں مختلف نوعیت کی سرگرمیوں کے لیے غیر ملکی مالی اعانت حاصل کی جاسکتی ہے۔ان میں درج ذیل سرگرمیاں شامل ہیں:

- **تعلیم** :اسکول، کالج، پیشہ ورانہ تربیت، وظائف کی فراہمی اور بالغوں کی خواندگی۔
- **صحت کی دیکھ بھال** :اسپتال، کلینک، موبائل طبّی یونٹ، زچگی اور بچوں کی صحت کی دیکھ بھال۔
- **دیہی ترقی** :آبی ذخائر کی ترقی، ذریعہ معاش میں مدد، صفائی ستھرائی اور صاف پانی تک رسائی۔
- **سماجی بہبود** :دیویانگ جن (معذور افراد) کی مدد، بزرگوں کی دیکھ بھال، بچوں کی فلاح وبہبود اور خواتین کو بااختیار بنانا۔
- **ماحولیات** :قدرتی ماحول کا تحفظ، شجرکاری، صاف توانائی اور آلودگی پر قابو پانا۔

- **ثقافت اور ورثہ :** ثقافتی ورثے کا تحفظ، لوک فنون اور عجائب گھروں سے متعلق سرگرمیاں۔
- **راحت اور بازآبادکاری :** آفات کے دوران راحت رسانی، ہنگامی اقدامات اور آفات کے بعد بازآبادکاری۔
- **مذہبی و فلاحی سرگرمیاں :** عبادت گاہوں کی دیکھ بھال، مذہبی تعلیم اور مراقبے کے پروگرام۔
- **سائنسی تحقیق :** تحقیقی ادارے، تعلیمی تعاون اور علم و معلومات کی تشہیر

سوال: ایف سی آر اے کے تحت کون غیر ملکی عطیات وصول نہیں کر سکتا؟

افراد اور اداروں کی ایک مختصر اور متعین فہرست ہے جنہیں کسی بھی صورت میں غیر ملکی عطیات وصول کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ فہرست بنیادی طور پر 1976 سے اب تک برقرار ہے۔ اس میں انتخابات کے امیدوار، قانون ساز اداروں کے ارکان، جج، سرکاری ملازمین، سیاسی پارٹیاں اور ان کے عہدیداران، سیاسی نوعیت کی تنظیمیں اور اخبارات، خبروں اور حالات حاضرہ کے ذرائع ابلاغ سے وابستہ مخصوص افراد یا ادارے شامل ہیں۔ اس کی مکمل قانونی فہرست قانون کی دفعہ 3 میں درج ہے۔

اس پابندی کی وجہ واضح ہے : ان زمروں سے وابستہ افراد اور ادارے بھارت کے آئینی اداروں کے حوالے سے مخصوص ذمہ داریاں رکھتے ہیں، اس لیے ان کی جانب سے غیر ملکی مالی اعانت وصول کرنے کا معاملہ خاص حساسیت رکھتا ہے۔ 2020 کی ترمیم کے ذریعے اس پابندی کا دائرہ 'سرکاری ملازمین' تک بھی بڑھا دیا گیا۔

سوال: ایف سی آر اے ترمیمی بل 2026 اور نظر ثانی شدہ ضوابط کے تحت کون سی اہم تبدیلیاں متعارف کرائی گئی ہیں؟

غیر ملکی عطیات (ضابطہ) ترمیمی بل، 2026 (جو 25 مارچ 2026 کو لوک سبھا میں پیش کیا گیا) اور ایف سی آر اے کے نظر ثانی شدہ ضوابط (جنہیں 22 جون 2026 کو نوٹیفائی کیا گیا) کا مقصد نظم و نسق کو بہتر بنانے کے لیے عملی خامیوں کو دور کرنا ہے۔

2026 کے بل میں تجویز کردہ اہم تبدیلیاں درج ذیل ہیں:

- اثاثوں کو عارضی طور پر اپنے قبضے میں لینا (اگر رجسٹریشن کی تجدید ہو جاتی ہے تو اثاثے مکمل طور پر واپس کر دیے جائیں گے)۔ یہ ایف سی آر اے، 2010 کی دفعہ 15 کے تحت پہلے سے موجود دفعات سے مماثلت رکھتا ہے۔
- اگر کوئی غیر سرکاری تنظیم مقررہ مدت کے اندر اپنی رجسٹریشن بحال نہیں کراپاتی تو اس کے اثاثوں کو مستقل طور پر اپنے قبضے میں لے لیا جائے گا۔ **(نئی شق)**
- نامزد اتھارٹی کے کسی بھی حکم کے خلاف نظر ثانی اور ضلع جج کی عدالت میں عدالتی اپیل کا حق۔ **(نئی شق)**
- سزاؤں کو معقول بنانا (زیادہ سے زیادہ قید کی سزا **پانچ سال سے کم کر کے ایک سال** کرنا)۔

- تحقیقات میں تال میل (ریاستی ایجنسیوں کو ایف سی آر اے کے تحت تحقیقات شروع کرنے سے پہلے مرکزی حکومت سے منظوری حاصل کرنا ہوگی)۔

2026 کے ترمیمی ضوابط کے تحت نوٹیفائی کی گئی اہم تبدیلیاں درج ذیل ہیں:

- اب رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں عطیات کے لیے مخصوص مقصد یا مقاصد اور متعلقہ ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے کا واضح ذکر کرنا لازمی ہوگا جہاں تنظیم کام کرے گی۔ اس مقصد اور علاقے کا انتخاب مقررہ فہرست میں سے کرنا ہوگا، نہ کہ کسی وسیع زمرے کی بنیاد پر۔
- مذہبی مقاصد کے لیے قابل قبول سرگرمیوں کو اب ضوابط میں واضح طور پر درج کیا گیا ہے، جس سے تمام برادریوں کی مذہبی و فلاحی تنظیموں کے لیے مزید وضاحت فراہم ہوگی۔
- رجسٹریشن کی تجدید کرانے والی غیر سرکاری تنظیموں کے لیے اب یہ ثابت کرنا ضروری ہوگا کہ انہوں نے گزشتہ دو برسوں کے دوران کم از کم 10 لاکھ روپے کی غیر ملکی عطیات کی رقم استعمال کی ہے۔
- سالانہ رپورٹنگ کے تقاضوں کو مزید وسیع کیا گیا ہے۔ اب منصوبوں اور سرگرمیوں کے لحاظ سے تفصیلات کے ساتھ ساتھ اصل عطیہ دہندگان کی معلومات، تنظیم کی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا اکاؤنٹس کی تفصیلات ظاہر کرنا بھی لازمی ہوگا۔

سوال: غیر ملکی عطیات سے حاصل ہونے والے اثاثوں کو اپنے قبضے میں لینے کا تصور پہلی بار کب متعارف کرایا گیا تھا؟

غیر ملکی عطیات سے تیار کیے گئے اثاثوں کو رجسٹریشن منسوخ ہونے کی صورت میں اپنے قبضے میں لینے کا تصور پہلی بار 2010 میں اصل ایف سی آر اے قانون کے تحت متعارف کرایا گیا تھا۔ موجودہ قانون کی دفعہ 15 کے مطابق، ایف سی آر اے کے تحت رجسٹریشن منسوخ ہونے پر غیر ملکی عطیات (ایف سی) سے تیار کیے گئے اثاثے مقررہ اتھارٹی کے سپرد ہو جاتے ہیں۔ تاہم، اگر متعلقہ تنظیم بعد میں نئی رجسٹریشن حاصل کر لیتی ہے تو قانون کے مطابق غیر ملکی عطیات اور ان سے تیار کیے گئے اثاثے اسے واپس کرنا ضروری ہے۔ مقررہ اتھارٹی سے مراد متعلقہ ریاستی حکومت یا مرکز کے زیر انتظام علاقے کی انتظامیہ ہے۔

گزشتہ ایک دہائی کے دوران تقریباً 22,000 تنظیموں کی رجسٹریشن منسوخ کی گئی ہے اور تقریباً 15,000 تنظیموں کی رجسٹریشن کو ختم شدہ تصور کیا گیا ہے۔ ان معاملات میں ہزاروں کروڑ روپے کے غیر ملکی عطیات اور اثاثے شامل ہیں۔ تاہم، عملی طور پر موجودہ دفعہ 15 کے محدود دائرہ کار کے تحت ریاستی حکام کو ایسے اثاثوں کا قبضہ حاصل کرنے، ان کی دیکھ بھال کرنے اور ان کا انتظام سنبھالنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

دفعہ 15 کی شقیں ان تمام مسائل کا جامع طور پر احاطہ نہیں کرتیں جو اس معاملے سے وابستہ ہیں۔ موجودہ دفعات میں متعدد اہم سوالات کے جوابات موجود نہیں ہیں۔ مزید برآں موجودہ انتظام کے تحت ایسے اثاثے **غیر معینہ مدت تک تحویل میں رہ سکتے ہیں** اور ان کے قانونی مستقبل کا کوئی حتمی فیصلہ

نہیں ہو پاتا۔ حکومت کے لیے یہ نہ تو عملی طور پر ممکن ہے اور نہ ہی مناسب کہ وہ محض اس امکان کی بنیاد پر ایسے اثاثوں کو غیر معینہ مدت تک محفوظ رکھے اور ان کا انتظام سنبھالے کہ متعلقہ تنظیم مستقبل میں کسی دور کے مرحلے پر دوبارہ رجسٹریشن حاصل کرنے کی کوشش کر سکتی ہے۔

لہٰذا، مجوزہ ترامیم کا مقصد عارضی طور پر اثاثوں کو اپنے قبضے میں لینے، ان کی بحالی اور مقررہ مدت کے اندر بحالی نہ ہونے کی صورت میں انہیں مستقل طور پر اپنے قبضے میں لینے اور قانون کے مطابق ان کے تصرف کے لیے ایک واضح اور وقت کی پابندی پر مبنی طریقہ کار فراہم کرنا ہے۔

سوال: 2026 کی ترمیم کے تحت متعارف کرائی گئی نامزد اتھارٹی کا کیا کردار ہے؟

جب کسی تنظیم کی رجسٹریشن منسوخی، رضاکارانہ طور پر سرٹیفکیٹ واپس کرنے یا تجدید نہ کرانے کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہے تو اس کے اثاثے عارضی طور پر نامزد اتھارٹی کے سپرد ہو جاتے ہیں۔ اگر تنظیم مقررہ مدت کے اندر اپنی رجسٹریشن بحال کرانے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو اس کے تمام اثاثے اور غیر استعمال شدہ رقم اسے مکمل طور پر واپس کر دی جاتی ہے۔ اثاثے صرف اسی صورت میں مستقل طور پر نامزد اتھارٹی کے سپرد ہوں گے جب تنظیم مقررہ مدت کے اندر اپنی رجسٹریشن بحال نہیں کرا پاتی۔ اس صورت میں بھی ان اثاثوں کو سرکاری محکموں کے حوالے کر کے عوامی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے گا، مثلاً اسکولوں کو محکمہ تعلیم اور اسپتالوں کو محکمہ صحت کے حوالے کیا جائے گا۔ صرف ان صورتوں میں جب اثاثوں کو براہ راست عوامی مقاصد کے لیے استعمال کرنا ممکن نہ ہو تو انہیں فروخت کیا جائے گا اور فروخت سے حاصل ہونے والی رقم بھارت کے مجموعی فنڈ میں جمع کرائی جائے گی۔ کسی بھی سرکاری عہدیدار کو ذاتی طور پر اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔

قانون کے تحت نامزد اتھارٹی کے لیے یہ بھی واضح طور پر لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی عبادت گاہ کی مذہبی شناخت برقرار رکھے۔ وہ کسی مذہبی ادارے کو نہ تو کسی دوسری شکل میں تبدیل کر سکتی ہے، نہ اس کے مقصد کو بدل سکتی ہے اور نہ ہی اس کی مذہبی حیثیت ختم کر سکتی ہے۔

سوال: مجوزہ بل کے تحت اگر کسی تنظیم کی ایف سی آر اے رجسٹریشن منسوخ ہو جاتی ہے تو اس کے اثاثوں کا کیا ہو گا؟

ایف سی آر اے رجسٹریشن منسوخ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تنظیم کے تمام اثاثے حکومت ضبط کر لے گی۔ نامزد اتھارٹی (مجوزہ 2026 کی ترمیم کے تحت) صرف ان اثاثوں کا انتظام سنبھالے گی جو غیر ملکی عطیات سے تیار کیے گئے ہوں اور وہ بھی صرف اس وقت جب کسی تنظیم کی رجسٹریشن قانونی طور پر ختم ہو چکی ہو۔

اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ رجسٹریشن منسوخ ہونے پر اثاثے عارضی طور پر نامزد اتھارٹی کے سپرد ہو جائیں گے۔ اگر تنظیم مقررہ مدت کے اندر اپنی رجسٹریشن بحال کرا لیتی ہے تو اس کے تمام اثاثے اور غیر استعمال شدہ رقم مکمل طور پر واپس کر دی جائے گی۔ اثاثے صرف اسی صورت میں مستقل طور پر نامزد اتھارٹی کے سپرد ہوں گے جب رجسٹریشن بحال نہیں ہوتی۔ اس صورت میں بھی ان اثاثوں کو عوامی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے گا اور کسی سرکاری عہدیدار کو ذاتی طور پر کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

تمام صورتوں میں عبادت گاہوں کی مذہبی شناخت قانون کے تحت برقرار رکھی جائے گی۔ نامزد اتھارٹی کے ہر حکم کے خلاف 90 دن کے اندر نظرثانی کی درخواست دائر کی جاسکتی ہے اور اس کے بعد ضلع جج کی عدالت میں عدالتی اپیل بھی کی جاسکتی ہے۔

سوال: کیا ایف سی آر اے رجسٹریشن ختم ہونے یا اس کی مدت پوری ہونے کا مطلب ہمیشہ کسی غلط کام میں ملوث ہونا ہے؟

نہیں۔ ایف سی آر اے رجسٹریشن مختلف وجوہات کی بنا پر ختم ہو سکتی ہے۔ اگر تجدید نہ کرائی جائے تو سرٹیفکیٹ کی مدت ختم ہو سکتی ہے؛ کوئی تنظیم خود بھی اسے واپس کر سکتی ہے؛ تجدید کی درخواست مسترد کی جاسکتی ہے؛ یا مقررہ طریقہ کار پر عمل کرنے کے بعد قانون میں درج ایک یا زیادہ وجوہات کی بنیاد پر معقول وجوہات پر مبنی حکم کے ذریعے رجسٹریشن منسوخ کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا، رجسٹریشن کی مدت ختم ہونے کو خود بخود دھوکہ دہی یا کسی مجرمانہ سرگرمی میں ملوث ہونے کے مترادف نہیں سمجھنا چاہیے۔ قانون کے مطابق قانونی چارہ جوئی کے دستیاب ذرائع اور آئینی عدالتی نظرثانی کا حق بدستور برقرار رہتا ہے۔

2026 کی ترمیم کے تحت دفعہ 14 بی میں خودکار طور پر رجسٹریشن ختم ہونے کی شق متعارف کرائی گئی ہے، جس کے مطابق مدت ختم ہونے سے پہلے تجدید نہ کرانے کی صورت میں رجسٹریشن خود بخود ختم ہو جائے گی۔ اس سے وضاحت ہوتی ہے اور ایسی تنظیموں کی قانونی حیثیت کے بارے میں پہلے موجود انتظامی ابہام دور ہو گیا ہے۔ اس سے بنیادی قانونی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ [ضابطہ 10(1)، 12(5) اور 12(6) ملاحظہ کریں]۔ حکومت کی جانب سے رجسٹریشن کی تجدید نہ کرنے کے فیصلے کو عدالتوں میں چیلنج کیا جاسکتا ہے اور اس پر مکمل عدالتی نظرثانی ہو سکتی ہے۔

سوال: 2026 کی ترمیم کے تحت ایف سی آر اے سے متعلق تحقیقات شروع کرنے سے پہلے مرکزی حکومت کی منظوری کیوں ضروری قرار دی گئی ہے؟

ایف سی آر اے ایک مرکزی قانون ہے، جس کا تعلق خارجہ تعلقات اور قومی سلامتی سے ہے۔ آئین کے ساتویں شیڈول کے تحت یہ دونوں موضوعات پارلیمنٹ کے خصوصی قانون سازی کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔

ریاستی ایجنسیوں کی جانب سے ایف سی آر اے کے تحت تحقیقات شروع کرنے سے پہلے مرکزی حکومت کی منظوری لازمی قرار دینے کا مقصد ایک ہی مرکزی قانونی ڈھانچے کے تحت متوازی یا ایک دوسرے سے متصادم کارروائیوں کو روکنا اور تحقیقات کے نفاذ میں تال میل اور یکسانیت کو یقینی بنانا ہے۔

یہ انتظام دیگر مرکزی قوانین میں موجود اسی نوعیت کی دفعات کے مطابق ہے۔ اس سے ریاستی قوانین کے تحت ریاستوں کے تحقیقاتی اختیارات محدود نہیں ہوتے بلکہ صرف اس مخصوص مرکزی قانون کے تحت ہونے والی تحقیقات میں تال میل قائم کیا جاتا ہے۔

سوال: مقاصد اور جغرافیائی علاقوں سے متعلق کیا تبدیلیاں کی گئی ہیں جہاں تنظیمیں اپنی سرگرمیاں انجام دے سکتی ہیں؟

رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں ان مقاصد یا سرگرمیوں اور ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے کی وضاحت کی جائے گی جن کے لیے مقررہ فہرست کی بنیاد پر رجسٹریشن دی گئی ہے۔ پہلے سے رجسٹرڈ تنظیموں کو فارم ایف سی- 6 ایف کے ذریعے یہ معلومات فراہم کرنے کے لیے ایک سال کی مدت دی گئی ہے اور انہیں صرف اس مقصد کے لیے نئی رجسٹریشن حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر کوئی تنظیم بعد میں منظور شدہ مقاصد یا اپنے کام کے جغرافیائی دائرے میں کوئی نیا مقصد شامل کرنا یا تبدیلی کرنا چاہتی ہے تو وہ مقررہ آن لائن طریقہ کار کے ذریعے درخواست دے سکتی ہے۔ اس کا مقصد تنظیموں کو ان کی مجاز سرگرمیوں کے دائرہ کار کے بارے میں زیادہ وضاحت فراہم کرنا اور سرگرمیوں اور مقامات کی بنیاد پر نگرانی کو ممکن بنانا ہے۔

پہلے سے رجسٹرڈ تنظیموں کو صرف اس وجہ سے نئی رجسٹریشن کے لیے درخواست دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ اب سرٹیفکیٹ میں مقاصد اور ریاستوں یا مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی وضاحت درج کی جائے گی۔ انہیں مقررہ تفصیلات فارم ایف سی-6 ایف کے ذریعے فراہم کرنے کے لیے ایک سال کی عبوری مدت دی گئی ہے۔

سوال: کیا ایف سی آر اے کا مقصد کسی مخصوص مذہب یا برادری کو نشانہ بنانا ہے؟

نہیں۔ یہ قانون مذہب، برادری یا نظریے سے قطع نظر تمام تنظیموں پر یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے۔ مذہبی و فلاحی سرگرمیاں، جن میں مذہبی تعلیم، عبادت گاہوں کی دیکھ بھال اور ہر مذہب سے تعلق رکھنے والی تنظیموں کے فلاحی کام شامل ہیں، بدستور غیر ملکی مالی اعانت حاصل کرنے کے اہل ہیں۔

2026 کے ضوابط میں درحقیقت قابل قبول مذہبی مقاصد کو واضح طور پر درج کیا گیا ہے، جس سے تمام برادریوں کی مذہبی و فلاحی تنظیموں کو ان سرگرمیوں کے بارے میں زیادہ وضاحت حاصل ہوئی ہے جن کے لیے غیر ملکی مالی اعانت حاصل کی جا سکتی ہے۔

2026 کی ترمیم کے تحت تبدیلی مذہب کی تبلیغ پر عائد پابندی تمام مذاہب پر یکساں طور پر لاگو ہوتی ہے۔ یہ ایف سی آر اے کے اس دیرینہ اصول کے عین مطابق ہے کہ غیر ملکی عطیات کو مذہب کی تبدیلی پر مبنی سرگرمیوں کے ذریعے بھارت کے سماجی اور آبادی کے ڈھانچے کو تبدیل کرنے کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ [دفعہ 12(4 (a)(ii)(ملاحظہ کریں]

سوال: 2026 میں ایف سی آر اے کی رجسٹریشن کی تجدید کے لیے رقم کے کم از کم استعمال کی کیا شرط متعارف کرائی گئی ہے؟

ایف سی آر اے کے ترمیمی ضوابط 2026 کے تحت، رجسٹریشن کی تجدید کرانے والی غیر سرکاری تنظیموں کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ انہوں نے گزشتہ دو برسوں کے دوران غیر ملکی عطیات کی کم از کم 10 لاکھ روپے کی رقم استعمال کی ہے۔ اس شرط کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ ایف سی آر اے کے تحت فعال رجسٹریشن رکھنے والی تنظیمیں حقیقت میں کام کر رہی ہوں اور اپنی سرگرمیاں انجام دے رہی ہوں۔ اس سے ایسی غیر فعال تنظیموں کو

رجسٹریشن برقرار رکھنے اور کسی بھی اعلان کردہ سرگرمی کو انجام دیے بغیر غیر ملکی مالی اعانت وصول کرنے کا قانونی اختیار اپنے پاس رکھنے سے روکا جا سکے گا۔[دفعہ 12(4)(b) اور 14(1)(e) ملاحظہ کریں]

وزارت کے تخمینوں کے مطابق، ایف سی آر اے کے تحت رجسٹرڈ تنظیموں کی تعداد بھارت میں کام کرنے والی تمام غیر سرکاری تنظیموں کے ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ اس طرح یہ قانون پورے سول سوسائٹی کے شعبے کے بجائے غیر ملکی مالی اعانت حاصل کرنے والے ایک مخصوص نظام کو اپنے دائرے میں لاتا ہے۔

سوال: کیا غیر ملکی عطیات کو منضبط کرنے کے معاملے میں بھارت دوسرے ممالک سے مختلف ہے؟ بین الاقوامی سطح پر ایف سی آر اے کا کیا موازنہ ہے؟

نہیں، بھارت اس معاملے میں دوسرے ممالک سے مختلف نہیں ہے۔ غیر ملکی عطیات اور بیرونی اثر و رسوخ کو منضبط کرنا دنیا کی بڑی جمہوریتوں میں ایک مستحکم اور رائج طریقہ کار ہے۔

امریکہ 1938 سے غیر ملکی ایجنٹس رجسٹریشن ایکٹ (فارا) نافذ کیے ہوئے ہے۔ آسٹریلیا نے 2018 میں بیرونی اثر و رسوخ کی شفافیت اسکیم نافذ کی۔ برطانیہ کے قومی سلامتی ایکٹ 2023 کے تحت غیر ملکی اثر و رسوخ رجسٹریشن اسکیم جولائی 2025 میں نافذ ہوئی۔ کینیڈا نے 2024 میں غیر ملکی اثر و رسوخ شفافیت اور جواب دہی سے متعلق ایکٹ نافذ کیا۔ یورپی یونین بھی اب اپنے تمام 27 رکن ممالک میں اسی نوعیت کی ہدایت کو قانون کی شکل دے رہی ہے۔

یہ تمام اقدامات ایک مشترکہ جمہوری اصول کی عکاسی کرتے ہیں کہ غیر ملکی مالی اعانت، بیرونی ہدایات یا اثر و رسوخ، اگر ملکی اداروں اور عوامی عمل کو متاثر کرتے ہوں تو انہیں مناسب طور پر معلومات کے افشا، جواب دہی اور نفاذ سے متعلق حفاظتی انتظامات کے دائرے میں لایا جا سکتا ہے۔

سوال: کیا دنیا بھر میں غیر ملکی اثر و رسوخ کو منضبط کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے یا کم ہو رہا ہے؟

دنیا بھر میں رجحان واضح طور پر غیر ملکی اثر و رسوخ کو کم کرنے کے بجائے اسے مزید منضبط کرنے کی جانب ہے اور ان برسوں میں اس رجحان میں تیزی آئی ہے جب ایف سی آر اے کو تنقید کا سامنا رہا ہے۔ برطانیہ کی اسکیم جولائی 2025 میں ہی نافذ ہوئی۔ کینیڈا میں اس حوالے سے رجسٹری کا قانون 2024 میں بنایا گیا تھا اور اس پر عمل درآمد کا عمل ابھی جاری ہے۔

یورپی یونین کی تجویز ایک یوروبیرومیٹر سروے کے بعد سامنے آئی، جس میں 81 فیصد یورپی شہریوں نے خفیہ بیرونی مداخلت کو ایک سنگین مسئلہ قرار دیا تھا۔ کینیڈا کے اپنے قانون کے دیباچے میں اس بات کا ذکر ہے کہ "کینیڈا اور اس کے اتحادیوں کے درمیان اس بات پر اتفاق بڑھ رہا ہے کہ خود مختار ریاستوں کے معاملات میں بیرونی مداخلت کو کم کرنے کے لیے غیر ملکی اثر و رسوخ کی رجسٹریاں ایک ضروری ذریعہ ہیں۔" اس ماڈل کو سب سے پہلے

متعارف کرانے والے امریکہ نے بھی 2025 میں وفاقی ایجنسیوں کو ہدایت دی کہ وہ اپنے 87 سال پرانے فارا قانون پر عمل درآمد کو مزید سختی سے یقینی بنائیں، نہ کہ اس میں نرمی کریں۔ بھارت بھی 1976 سے اسی نوعیت کا ایک نظام برقرار رکھے ہوئے ہے۔

سوال: 2026 کی ترمیم کے تحت رپورٹنگ اور عطیہ دہندگان سے متعلق شفافیت کو کس طرح مزید مستحکم بنایا گیا ہے؟

2026 کی ترامیم کے ذریعے سالانہ گوشواروں میں ظاہر کی جانے والی معلومات کے معیار اور دائرہ کار کو نمایاں طور پر بڑھایا گیا ہے۔ اب سالانہ گوشواروں میں منصوبوں اور سرگرمیوں کے لحاظ سے رقم کے استعمال کی تفصیلات (صرف مجموعی اعداد و شمار نہیں)، تنظیم کی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا یا اکاؤنٹس کی تفصیلات اور اصل غیر ملکی عطیہ دہندہ کی مکمل شناخت ظاہر کرنا لازمی ہوگا، خواہ رقم کسی درمیانی ذریعے سے موصول ہوئی ہو۔ آخری شرط کا مقصد ایک مخصوص خامی کو دور کرنا ہے، جس کے تحت رقم بھیجنے والا فوری ذریعہ تو معلوم ہوتا تھا، لیکن کئی درمیانی ذرائع سے رقم کی منتقلی کے باعث اس کے اصل غیر ملکی ماخذ کی شناخت پوشیدہ رہ جاتی تھی۔ رپورٹنگ کے ان بہتر تقاضوں سے غیر ملکی عطیات کے اصل ماخذ سے لے کر زمینی سطح پر ان کے استعمال تک ان کی مکمل نگرانی اور سراغ رسانی ممکن ہو گی۔

غیر ملکی مالی اعانت میں شفافیت اچھے کاموں کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے، بلکہ یہی وہ بنیاد ہے جس پر ان کاموں کے حوالے سے اعتماد قائم ہوتا ہے۔

حوالہ جات:

- https://fcraonline.gov.in/
- https://fcraonline.nic.in/home/PDF_Doc/fc_faq_04102022.pdf
- https://fcraonline.gov.in/legal-framework
- https://fcraonline.gov.in/26133de5-094a-4d7f-9521-c107eacd17b7
- https://www.justice.gov/nsd-fara
- https://www.ag.gov.au/integrity/foreign-influence-transparency-scheme
- https://www.gov.uk/government/collections/foreign-influence-registration-scheme
- https://laws-lois.justice.gc.ca/eng/acts/F-29.2/
- Please See PDF

*****

(ش ح – م ع – م ذ)

U. No.8363

PIB Backgrounder

Foreign Contribution (Regulation) Act

Transparency, Sovereignty, and Democratic Accountability

FREQUENTLY ASKED QUESTIONS (FAQs)

(Release ID: 2287845)